Paigham Sulh, 4 May 1928
www.abdulhaq.info/articles/hinduism

ویدک دھرم میں عورت کا درجہ

(۳)

(مولانا عبدالحق صاحب فاضل سنسکرت کے قلم حقیقت رقم سے)

معصوم لڑکی دھرم کی کند چھری کے نیچے

دنیا کا خسران صرف اس میں نہیں کہ وہ مذہب کو قبول نہیں کرتی۔ بلکہ اس سے بھی زیادہ یہ کہ وہ اس کو قبول کرتی اور پھر اس میں غلو کرتی ہے وہ خدا کے خالص دین کو اپنے ناپاک ہاتھوں سے چھوتی۔ اور اپنی عقل خام کی تجویز سے اس میں ضلالت کا پیوند لگاتی ہے۔ یہ ضلالت عمل اس کی دنیوی دانش اور سمجھ کو خواہ کتنا ہی اچھا کیوں نہ معلوم ہو۔ لیکن انسانی زندگی کے لئے اس کی تاثیر ہلاکت خیز اور خسران ابدی کا باعث ہوتی ہے۔ کہئے کہ ویدک رشی بیٹی کو منحوس اور بیٹے کو نور کہتے ہیں۔ ہمارے ہاں بیٹے دس ہوں۔ پر بیٹی ایک نہ ہو فرض کیجئے یہ اثر کھینچ لانے والی دعا بھی سکھا گئے۔ بلکہ اس سے بھی بڑھ کر کمال یہ کیا کہ ہمارے ہاں بیٹا ہونے اور دشمنوں کے ہاں بیٹی ہونے کی نگیہ اور اپنے زعم میں تیر بہدف نسخے بھی بتلا گئے۔ لفظ دھرم کے زمینی تقدس کو ایک طرف رکھ کے سوچو اور غور کرو۔ کہ ان خیالات کی بنا پر کس قدر ظلم اس صنف نازک پر توڑے گئے۔ اور ہزارہا سالوں تک قدرت کی اس پر محبت صنعت کو کہیں عمر بھر دیو داسیوں کا مکروہ پیشہ اختیار کروایا گیا۔ کہیں اہنی بتوں پر زندہ بھینٹ چڑھا دیا گیا۔ کہیں زیر زمین زندہ دفن کر دی گئیں۔ راجپوتوں کی جھوٹی غیرت نے اس صنف لطیف کے ساتھ کیا کیا وحشیانہ سلوک کئے اور پھر انہی خیالات فاسدہ کا اثر جب عرب اور دیگر ممالک میں پہنچا تو انہوں نے اپنی بیٹیوں کے ساتھ کیا کیا وحشیانہ سلوک روا رکھے۔ ان سب کی ذمہ داری بیٹی کے متعلق ان ظنون سئیہ کے سر پر ہے جو ابتدا میں کسی قوم نے اپنے دماغ میں پیدا کئے اس ضلالت کبرے کی بنا پر بیٹیوں پر کس قدر ظلم و ستم کے پہاڑ توڑے گئے۔ اس کا اندازہ کرنے سے بھی انسانی روح پر خوف و دہشت سے ایک لرزہ طاری ہوتا ہے۔ سنن دارمی کی ایک روایت ہے کہ ایک شخص آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت مبارک میں حاضر ہوا۔ اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ ہمارے پچھلے گناہ کیونکر معاف ہوں گے۔ ہم لوگ جاہل اور بت پرست تھے۔ اپنی اولاد کو مار ڈالتے تھے۔ چنانچہ میری ایک لڑکی تھی جب وہ چند سال کی ہو گئی اور جواب دینے لگی تو میں نے اس کے مار ڈالنے کا ارادہ کیا۔ وہ لڑکی میری نہایت فرمانبردار اور مطیع تھی جب میں اسے اپنے پاس بلاتا تھا تو نہایت خوش ہوتی تھی اور دوڑ کر میرے پاس چلی آتی تھی۔ ایک دن میں نے اسے بلایا اور کہا کہ میرے ساتھ چل وہ خوشی سے میرے پیچھے پیچھے ہو لی میں اسے اپنے خاندان کے کنوئیں پر جو میرے گھر سے بہت دور نہیں تھا۔ لے گیا اور اس کا ہاتھ پکڑ کر میں نے اسے کنوئیں میں دھکیل دیا۔ وہ مجھے ابا جان ابا جان کہہ کر پکارتی رہی۔ لیکن مجھے اس پر ذرا رحم نہ آیا۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اس کا یہ بیان سنکر رونے لگے۔ اور اس قدر روئے کہ آنسوؤں سے ریش مبارک تر ہو گئی۔ پھر فرمایا جاہلیت کی خطائیں اللہ تعالےٰ نے معاف کر دیں اب آئندہ نیک اعمال بجالایا کرو۔ کبھی ایسا بھی ہوتا تھا کہ معصوم بچیوں کو ذبح کر ڈالتے تھے۔ اور کم بخت سنگدل باپ کے بے رحم ہاتھوں کو اپنے لخت جگر کے نازک گلے پر چھری پھیرنے میں کچھ بھی رکاوٹ نہ ہوتی تھی۔ اور وہ ننھی سی جان نہایت محبت بھری آنکھوں سے بے درد باپ کا منہ تکتی اور معصوم اور تتلاتی زبان سے یا ابت یا ابت کہتی ہوئی زندگی سے گذر جاتی تھی۔

ہندوستان اور عرب کے اس تمام ظلم و ستم اور اس درد ناک داستان میں خیال ایک ہی تھا۔ جو بطور روح کے کام کرتا تھا۔ کہ بیٹی منحوس اور بیٹا نور ہے باپ دادوں کی نجات کی کشتی کے کھویا صرف بیٹے ہیں۔ جن کے ثبوت وید شاستروں کے حوالجات کے ساتھ گزشتہ نمبر میں ہم درج کر چکے ہیں۔

بیٹی ہمہ تن ذلت اور باپ کی پونی ہے

لڑکی کے متعلق ویدوں کے خیالات کا نچوڑ آپ کے سامنے رکھ دیا گیا۔ اس ضعیف پر اگر نزلہ ویدک زمانہ ہی میں گر کر رہ جاتا اور آئندہ آنے والے ایشور کے اوتار اور مصلحین اس خیال کی اصلاح کر جاتے تو بھی عورت ذات پر ظلم و ستم کی جو تاریک رات چھائی ہوئی تھی اس کا خاتمہ ہو جاتا۔ لیکن آئندہ آنے والے بزرگوں نے اس زخم کو اور تازہ کر دیا۔ دنیا جیسا رستہ ہے گوناگوں حیثیات اور مختلف الانواع مخلوقات سے بہتر نقطہ نگاہ ان تمام اختلافات کی جو بنیاد مسئلہ تناسخ پر عورت اور مرد۔ بیٹی اور بیٹا۔ یہ دو نسل انسانی کے انواع افراد ہیں ان کی بابت سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ دونوں میں سے اعلےٰ کون ہے؟ اور ویدوں نے کون زیادہ افضل ہے یا عورت؟ یہ ظاہر ہے کہ وید شاستر کی روشنی میں اولاد نرینہ کی حیثیت ہر حالت میں اعلےٰ اور عورت کی ادنےٰ ہے۔ دھرم شاستر ہمیں ایک اور میدان میں لے جاتے ہیں۔ جس میں ہر ایک چیز اپنے گزشتہ اعمال کی بنا پر مختلف حیثیات اور درجات میں رکھی گئی ہے۔ وہ یہ بتلاتے ہیں کہ مرد اگر اعلےٰ ذات کا ہو اور عورت ادنےٰ ذات کی تو ان دونوں سے جو اولاد پیدا ہوگی وہ اس اولاد سے افضل کہلائے گی کہ عورت اعلےٰ ذات کی ہو اور مرد ادنےٰ ذات کا۔ اس کی تفصیل کے لئے منوسمرتی کا دسواں ادھیا دیکھنا ضروری ہے۔ مثلاً وہاں لکھا ہے۔ کہ اگر کشتری مرد کسی ویشیہ عورت سے شادی کرے تو اس کی اولاد اعلےٰ ہوگی۔ اس اولاد سے جو ویشیہ مرد اور کشتری عورت سے پیدا ہو۔

لڑکی اور لڑکے میں اختلاف جنسی ہے

مسئلہ تناسخ ہمیں یہ بھی بتلاتا ہے کہ لڑکی اور لڑکے میں اختلاف نوعی نہیں بلکہ جنسی ہے۔ کائنات کی ہر نوع مذکر و مونث ہے تذکیر اور تانیث سے نباتات تک بھی خالی نہیں ایسی صورت میں سوال یہ ہے کہ کیا اس جنم کی عورت کوئی خاص اعمال بجا لا کر اگلے جنم میں مرد بن سکتی ہے یا نہیں۔ منوسمرتی نے اس بارہ میں ایک صریح فیصلہ دیا ہے۔

استریوا پی ایتین کلپین ہرتوا درستم واپنیوہ۔ ایتے شام اوجنتو نام بھار یا توم اپ یانتی تاہ۔ عورتیں بھی اپنی مرضی سے پرائی چیز چرائیں تو ان پر بھی جرم عائد ہوتا ہے۔ اور رہے مندرجہ بالا حیوانات کی مادہ ہوتی ہیں۔ (منو $\frac{12}{69}$)

اس شلوک سے یہ ظاہر ہے کہ عورت اور مرد کا فرق ہر ایک جگہ قائم رہتا ہے۔ مرد کوئی جرم کریں تو نر حیوان بنتے ہیں اور عورتیں وہی جرم کریں تو انہی حیوانوں کی مادہ بنتی ہیں۔ گویا نر مادہ کی یہ دونوں نوعیں ہمیشہ قائم رہتی ہیں۔ پس مرد مرد ہے اور عورت عورت۔ ان دونوں میں اختلاف جنس کا ہے نہ نوع کا مگر مرد خود مختار اور مالک ہے اور عورت مملوکہ۔

عورت ذات مجرم اور پاپی ہے

منو کے بعد دوسرا اعظیم الشان انسان ہندوستان میں شری کرشن جی مہاراج گزرا ہے کتنا بڑا انسان کہ وہ نہ صرف آریہ ورت کا سورج کہلاتا ہے بلکہ ایشور کا اوتار بھی سمجھا جاتا ہے۔ اس میں کوئی بھی شبہ نہیں کہ وہ فرعون کنس کے فتنہ کو دور کرنے والے اور گوروں کی تاریکی کے لئے پیغام اجل تھے۔ لیکن کیا وہ اس طرح عورت کے دکھ اور مصیبت کی رات کے لئے نوید صبح تھے۔ ہمیں یہ افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ ان کے کلام نے بھی عورت کو کوئی بلند مرتبہ نہیں دیا۔ اگرچہ ان کے سوانح حیات میں ہمیں عورتوں کے ساتھ ان کا ایک خاص ربط بلکہ شغف نظر آتا ہے وہ بچپن سے لے کر بڑھاپے تک عورتوں میں کھیلتے رہے۔ عورتوں میں ان کا پیار اور پریم تھا۔ عورتیں ان کے نغمے پر فریفتہ تھیں۔ بچپن میں عورتوں کے ساتھ مل کر کھیلنا (رہاس میں اکٹھے کھیلنا)۔ جوانی میں گوپیوں کے ساتھ لہو و لعب اور آخری عمر میں رادھا کی یاد ان کی زندگی کے تین دلفریب نظارے ہیں۔ جو آج ہندو محلات کی دیواروں پر زینت کا سامان سمجھے جاتے ہیں۔ اور پوتر یا دیکھ کر بطور نصب العین آنکھوں کے سامنے رکھے جاتے ہیں۔ لیکن سنو وہ اپنے نغموں میں عورتوں کے متعلق کیا فرماتے ہیں۔

"مام ہی پارتھ ویاپا شرتیہ ے اپی سیوہ پاپ یونیہ استریو ویشیاہ تتھا شودراہ تے اپی یانتی پرام گتم۔ (مام) مجھے (ہی) ہی (پارتھ) اے ارجن (ویاپا شرتیہ) سہارا پکڑ کر (یے) جو (اپی) بھی (سیوہ) ہوں (پاپ یونیہ) پاپی جنم والے (استریو) عورتیں (ویشیہ) بنئے (تتھا) اسی طرح (شودراہ) شودر (تے) وے۔ (اپی) بھی (یانتی) جاتے ہیں۔ (پرام) اعلےٰ (گتم) مقام کو۔ یعنی اے ارجن مجھے سہارا پکڑ کر عورت ویش اور شودر بھی جو پاپ جنم والی ہیں۔ اونچے مقام کو حاصل کرتی ہیں۔ پس مجرم ہونے کے لحاظ سے بھی لڑکی کسی قسم کی رعایت کی مستحق نہیں رمجرموں کے ساتھ کسی قسم کی ہمدردی کرنا قانوناً جرم ہے۔ موجودہ زمانہ میں اگرچہ مہذب حکومتوں کا یہی طریق عمل ہے کہ وہ قیدیوں اور مجرموں کی اصلاح کی کوشش کرتی رہتی ہیں۔ لیکن ویدا اس کے خلاف کہتا ہے۔ سوامی دیانند جی اپنے یجروید بھاشیہ کے ادھیائے اول منتر ۲۶ کا ترجمہ یوں کرتے تھیا۔

"اے وششٹ انسان تو کبھی بھی ہدایت کی روشنی حاصل نہ کر سکے تیرا آنند دینے والا علم کا رس تجھے کبھی آنند نہ دے" یعنی مجرموں کے لئے امید ابدی کی بجائے ضلالت ابدی ملنے کی دعا کی جاتی ہے۔ ویدکے اس اصول کو اپنے سامنے رکھتے ہوئے لڑکی جو باپ کی پونی یا اپنے گزشتہ اعمال کی بنا پر مجرم ہے۔ ہمارے کس سلوک کی مستحق ہے۔ اس کو ہم انشاء اللہ آئندہ نمبر میں دیکھیں گے۔ اور لڑکی کا لڑکا بنانے کی عجیب و غریب ویدک ترکیب بلکہ تیر بہدف نسخہ بھی اسی نمبر میں درج ہوگا۔ انتظار فرمائیے۔